بیان، مجلس ذکر
حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

ضبطِ تحریر شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

ایمان کی تکمیل

قابلِ احترام دوستو، بزرگو، بھائیو! اسلام نام ہے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا اور ایمان نام ہے نبی پاک ﷺ کی غیب کی بتائی ہوئی باتوں پر ایمان لانا۔ دل سے یقین کرنا، جب کوئی بندہ دین میں داخل ہوتا ہے تو اسے مسلمان کہتے ہیں اور دین میں داخل ہونے کے لیے دونوں شہادتوں کا دینا کہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔ یہ شرط ہے ایمان کی۔ خلوص کے ساتھ۔ دل، دماغ اور سوچ ایک ہو' زبان بھی وہی کہے۔ اگر دل میں کچھ اور ہو دﷺ کچھ اور سوچے، زبان پر کچھ اور ہو یہ منافقت ہے۔ مسلمان وہ ہے' جس کی زبان، دل و دماغ کی صحیح ترجمانی کرے۔

مسلمان ہونے کے بعد سب سے بڑی حفاظت کی چیز ایمان ہے۔ آدمی ساری زندگی ایمان بنانے کی فکر میں رہتا ہے۔ جس آدمی کا ایمان بن گیا' وہ کامیاب ہو گیا اور ایمان سنوارنے کے لیے اعمال ہیں۔ اس میں سب سے بڑا کام خلوص کے ساتھ اللہ کی وحدانیت اور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کرنا اور آپ ﷺ کے احکامات کو بلا چون و چرا تسلیم کرنا اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو اپنے نفس کی خواہشات پر غلبہ دینا۔ جو آدمی اپنی زندگی میں اپنی خواہشات کی تکمیل کرتا ہے اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیتا ہے' اس کا ایمان کامل نہیں۔ مسلمان تو ہے اسلام سے تو نہیں نکلا لیکن ایمان کا درجہ ﷺ ی ڈگری میں پہنچ گیا۔ کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی باتوں پر ایمان لانے کا حق ادا نہیں کیا۔ حق یہ ہے کہ جہاں اس کی ذاتی خواہش ہو وہاں دیکھے کہ حضور ﷺ کا فرمان کیا ہے؟ ذاتی خواہش قربان' حضور ﷺ کا فرمان سر آنکھوں پر۔ یہ ہے ایمان کی علامت۔ صحابہ کرامؓ اللہ پاک کے محبوب اس لیے بن گئے کہ صحابہؓ نے نبی پاک ﷺ کے اعمال، افعال اور اقوال کو اپنی خواہشات پر ترجیح دی۔ اس قربانی کے بدلے میں اللہ پاک نے انہیں فرمایا ''یہی لوگ متقی ہیں''۔ ''یہی لوگ کامیاب ہیں''۔ ''یہی لوگ کامران ہیں''۔ ''یہی لوگ ڈرنے والے ہیں''۔ سچے ہیں، راشد ہیں، راہ دکھانے والے ہیں۔ اپنی خواہشات کی قربانی کی بدولت انہیں اللہ پاک کی طرف سے جو سند ایمان ملی وہ تمام کائنات میں کسی کو نہیں مل سکتی۔ لیکن ایمان تو مل سکتا ہے نا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم صرف مسلمان کہلائیں اور صاحبِ ایمان نہ ہوں۔ یہ بڑے نقصان کی بات ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ایمان کی تکمیل کے لیے بہت سی احادیث بیان فرمائی ہیں، آج برکت کے لیے دو تین حدیثیں نوٹ کر کے لایا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ان پر ہی عمل کی توفیق عطا فرما دیں۔ تو میں سمجھوں گا کہ ایمان کی کہیں نہ

کہیں روشنی تو ہمارے اندر پیدا ہوگئی۔ آدمی جب کلمہ پڑھتا ہے تو اس کے دل میں ایک چراغ روشن ہوجاتا ہے۔ یہ روشنی کی طرف پہلا قدم ہے۔ اب اس چراغ کو روشن رکھنے کے لیے تیل کی ضرورت ہوگی۔ اچھے اعمال کرتے رہیں گے تو چراغ روشن رہے گا، قوّت بڑھتی رہے گی۔ اگر اعمال ترک کردیں گے تو یہ چراغ ایک دن گُل ہوجائے گا۔ جیسے حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب آدمی ایک گناہ کرتا ہے تو ایک سیاہ داغ اُس کے دل پر پڑ جاتا ہے۔ یہ ایمان کے درجہ میں کمی ہوگئی، دوسرا گناہ کرتا ہے، دوسرا داغ بن جاتا ہے۔ توبہ نہیں کرتا، پھر گناہ کرتا ہے۔ ایمان کے درجے کم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مسلمان رہتا ہے، مگر ایمان کے درجے میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ گناہ کرتے کرتے اس کا دل سیاہ ہوجاتا ہے۔ مسلمان رہتا ہے، ایمان ختم ہوجاتا ہے۔ دین سے خارج نہیں ہوتا، جیسے حدیث پاک میں آتا ہے جو آدمی شراب پیتا ہے، بدکاری میں مبتلا ہوتا ہے، چوری کرتا ہے یا جھوٹ بولتا ہے یا حرام کے کسی کام میں مبتلا ہوتا ہے۔ جس وقت وہ کسی حرام کے کام میں مبتلا ہوتا ہے، اُس وقت اُس کا ایمان اُس کے اندر سے نکل جاتا ہے، جب وہ اُن اعمال سے توبہ کرتا ہے تو ایمان پھر لوٹ آتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ حیا اور ایمان دو جڑواں بھائی ہیں، ان میں سے جب ایک نکلتا ہے تو دوسرا خود بخود نکل جاتا ہے۔ اب کہاں سے پتہ چلے گا کہ اچھے، برے اعمال کیا ہیں؟ قرآن بتائے گا۔ نبی پاک ﷺ کی حدیث بتائے گی اچھے، برے اعمال کیا ہیں؟۔ عورتوں کا بازاروں میں پھرنا بے حیائی ہے اور آج کے دور میں یہ بے حیائی عروج پر ہے۔ اچھے اچھے گھرانے، جن کی خواتین کی آواز کسی نے نہیں سنی تھی، آج اُن کی عورتیں' چڑیلیں بن کر بازاروں میں پھرتی ہیں۔ ایمان کی ڈاکو بن کے پھرتی ہیں، لوگوں کو گناہ میں مبتلا ہونے کی دعوت دیتی پھرتی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا! عورت جب بن سنور کے باہر نکلتی ہے، ایک تو اللہ کے فرشتے اُس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ دوسرے وہ گناہ کے ارتکاب کا سبب بنتی ہے۔ جتنی نگاہیں اُس کے وجود پر پڑیں گی سب گناہگار ہوں گی اور ان کے گناہوں کا سبب یہی چڑیل بنے گی۔ اس نے اللہ کی حد کو توڑا، نبی ﷺ کی بغاوت کی، نافرمانی کی اور اپنی عقل کو خدا کے احکامات سے بڑا قرار دیا۔ رسول پاک ﷺ کی ہر بات انوکھی ہے، ہر بات نرالی ہے، ہر بات غور کرنے کی ہے۔ جتنا غور کرتے جائیں گے اُس میں سے موتی ملتے جائیں گے۔

آپ نے فرمایا اُس آدمی کا ایمان نہیں ہے جس میں امانت کی خصلت نہیں ہے اور جس آدمی کو عہد کا پاس نہیں اس کا دین نہیں ہے۔ بدعہد آدمی دین سے خالی اور امانت کی خصلت سے قاصر آدمی' ایمان سے خالی ہے۔ جب دین ایمان رخصت ہوگیا' باقی کیا رہ گیا۔ حضور ﷺ نے نبوت سے بیشتر، ایک آدمی سے تجارت کا معاملہ کیا۔ اور اُس کے ذمہ کچھ حساب باقی تھا، وہ یہ کہہ کر چلا گیا کہ میں ابھی آتا ہوں اور بھول گیا۔ تین دن بعد اُسے خیال آیا، اوہو! میں تو اس عربی (محمد) سے ایک وعدہ کرکے آیا تھا، واپس آکر دیکھا تو آپ وہیں تشریف فرما ہیں۔ نبی ﷺ کا کردار نبوت سے پہلے بھی اعلیٰ تھا۔ نبوت کے دوران تو سبحان اللہ! ہمارا کردار تو کلمہ پڑھنے کے بعد بڑا اونچا ہوجانا چاہیے۔ مگر افسوس! ہمارا درجہ کم ہوتا

جارہا ہے۔وہ جو کفر سے اسلام میں داخل ہورہے ہیں، وہ ہم سے قوی ہیں‘ان کا ایمان، ان کے اعمال بڑے مضبوط ہیں ،ان کے اخلاق بڑے اونچے ہیں، اس لیے کہ سارے زمانے کی ٹھوکریں کھا کر وہ دین کی طرف آئے اور اُنہیں سکون یہاں ملا ہے۔اور ہم موروثی مسلمان۔ وہ ایسے ہی ہے جیسے کسی کے پاس جائیداد بغیر مشقت کے آجائے تو کوئی قدر نہیں ہوگی۔ اسی لیے ہم موورثی مسلمانوں کو دین کی قدر نہیں۔ اللہ کی حدود کو ہم زیادہ توڑنے والے ہیں نبی ﷺ کی سنتوں کو ہم پامال کرنے والے ہیں، دین کا مذاق ہم زیادہ اڑانے والے ہیں۔ ہمارے گھروں میں دین کے خلاف بغاوت اٹھتی ہے ۔ہم موروثی مسلمان ٹھیک ہوجائیں تو انقلاب آجائے، دین غالب آجائے۔

دیکھو! اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم اگر عمل نہیں کروگے تو میں ان کافروں میں سے اچھے مسلمان پیدا کرکے تم سے آگے لے جاؤں گا۔ میں نے حجاز میں خود دیکھا، فرانسیسی، برٹش، جرمن، امریکی مسلمانوں کو، ان کے چہرے اُن کے نیک اعمال کی وجہ سے روشن تھے۔ اُن کے اخلاق، اُن کی محبت، اُن کا خلوص۔ وہ کہتے ہیں کہ ’’جو ہم پڑھتے ہیں اُس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟‘‘ ایمان کے بعد سب سے بہترین چیز اچھے اعمال ہیں جیسے مکان بنانے کے بعد اُسے سجاتے ہیں‘ ایسے ہی ایمان لانے کے بعد اُسے اچھے اعمال و اخلاق سے مزین کرنا ضروری ہے۔ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کو ایمان کے بعد جو سب سے بڑی نعمت عطا کی ہے وہ اخلاق ہیں۔ نبی پاک ﷺ کے بارے میں صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ متبسم رہنے والے حضور ﷺ ہی تھے۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ کسی بھائی کو ملے تو چہرے سے گردوغبار اتار کر تبسم کے ساتھ ملے۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی اللہ اور رسول پر ایمان لاتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ہمسائے کو ایذا نہ دے، ایک اور حدیث میں فرمایا کہ تیرا سب سے اچھا عمل یہ ہے کہ تُو اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کرے، ایک اور جگہ فرمایا وہ آدمی مسلمان نہیں جس کا ہمسایہ بھوکا مر رہا ہو اور وہ پیٹ بھر کر کھا رہا ہو۔ آج کی گفتگو کا نچوڑ یہ ہے کہ مومن وہ ہے کہ جب اُن پر اللہ کی آیات پڑھی جائیں تو ان کے دل لرز جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو امانت دار ہیں اور جو بدعہد بھی نہیں۔ جب آدمی بندے سے عہد توڑتا ہے تو وہ اللہ سے بھی عہد توڑتا ہے۔ جب آدمی بندوں کے ساتھ خیانت سے کام لے گا تو اللہ کے احکامات میں بھی خیانت کرے گا۔ خیانت بہت بری خصلت ہے، بدعہدی بہت بری خصلت ہے۔ دونوں سے ایمان بھی جاتا ہے اور دین بھی چلا جاتا ہے۔ اللہ ہمیں دین و ایمان، دونوں کی حفاظت کی توفیق دے۔ اللہ کے لیے رسول پاک ﷺ کی ایک دعا کو یاد کرلیں۔ **اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنُ عِبَادَتِکَ.** (اے اللہ! میری مدد فرما اپنے ذکر پر، اپنا شکر ادا کرنے پر، اچھی عبادت کرنے پر)۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس دعا کا نتیجہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔